

شعر کا صاف مطلب یہ ہے کہ بہار کی رطوبت اور شادابی کی برکت سے گرد و غبار کی معمولی سی مقدار میں اتنا پانی ہے، گویا بے شمار بادل برسنے لگے ہیں۔

مشرکانِ یمیم کی دونوں خصوصیتیں شعر کے سلسلے میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

۷۔ لغات۔ قوتِ نامیہ؛ بڑھنے اور نشوونما پانے کی قوت۔  
 شرح؛ اگر ناخن کاٹ کر پھینک دیں تو بڑھنے اور نشوونما پانے کی قوت اسے بھی بیکار نہ چھوڑے گی، بلکہ نمودے کر اس ہلال کو بدر بنا کر رہے گی۔

۸۔ شرح؛ خاک کی ہر مٹھتی، جو آسمان کی طرف بلند ہو رہی ہے اس میں بہار کے جوشِ نمونے جان ڈال دی ہے، اور وہ قمری کی طرح اڑ رہی ہے۔ اور جس کا غذا کو آگ لگ گئی ہو، وہ ایک جال ہے، جس سے مور پکڑے جاتے ہیں۔

قمری کا رنگ خاک کی ہوتا ہے۔ میرزا غالب پہلے بھی اسے خاک اور خاکستر سے تشبیہ دے چکے ہیں۔ یہاں صرف یہ ہوا کہ ہوا سے بہار نے بے جان خاک میں روح پھونک دی اور وہ قمری بن کر اڑنے لگی۔ آتش زدہ کا غذا کی تشریح پہلے تفصیل سے کی جا چکی ہے۔ اس کا غذا میں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے شعلے سے پیدا ہو جاتے ہیں، جو چند لمحے باقی رہتے ہیں۔ ان کی صورت بالکل ایسی ہوتی ہے، جیسے جال کا کوئی ٹکڑا ہو۔ وہ کا غذا مور کے پروں سے بھی اک گونہ مشابہت رکھتا ہے، اس لیے اُس جال کو طاؤس شکار کہا گیا۔

۹۔ شرح؛ اگر تجھے یہ تمنا ہو، شراب خانے میں بیٹھ کر بھول چنے تو اس کی سہل ترکیب یہ ہے کہ شراب کا ایک پیالہ باغ کے کسی طاقچے میں رکھ کر بھول جا۔ نشوونما کی قوت اُس ایک پیالے کو اسی طرح بے شمار پیالے